رجسٹرڈ دہلی نمبر ۹۱۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا — جو ہوگا ایکدن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہی اک دل کی غذا دی — فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر و پرو پرائیٹر
خاکسار قاسم علی

فاروق

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۹ فروری ۱۹۱۷ء | نمبر ۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

ایوان خلافت | حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہی اور حضور اپنے فرائض منصبہ متعلق خلافت کو سرگرمی سے انجام دیتے ہیں

خاندان رسالت | حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا معہ دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمن وجمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین خیریت سے ہیں۔

خلافت اولیٰ | کے سب ممبر بخیر وعافیت ہیں

غیر ممالک میں تبلیغ | خدا کے فضل وکرم اور حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خاص توجہ سے دو اور مبلغ سلسلہ لنڈن و مارشیس جانے والے ہیں۔ اللھم زد فزد

احمدیہ سٹور | کا کام اب شروع ہوا ہے ایک مقامی دوکان جسمیں چند خوردنی اشیاء از قسم چاول۔ آٹا۔ دال۔ نمک۔ تیل۔ گھی وغیرہ مہیا کی گئی ہیں کھل گئی ہے جسمیں سب چیزیں بٹالہ سے خرید کر قادیان میں فروخت کی جاتی ہیں۔ اگر سٹور نے مفید کام کئے تو امید ہے کہ ترقی کریگا فی الحال چھوٹے پیمانہ پر کام شروع کیا ہے۔ کارکنان سٹور اگر تجارت میں کچھ تجارب رکھتے ہیں تو وہ آجکل بہت کچھ تجاویز عمل میں لاکر منافع بھی حاصل کر سکتے ہیں اور قوم کو عموماً ساکنان قادیان کو خصوصاً احمدیان دارالامان کو بالخصوص فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین

مشاہیر سلسلہ | میں نے گذشتہ پرچہ میں احباب سے یہ عرض کیا تھا۔ کہ مشاہیر سلسلہ نام سے ایسی ایک تالیف کی ضرورت ہے جو تین حصوں میں ہو۔ جسمیں علماء سلسلہ احمدیہ و نومسلمان سلسلہ و دیگر مشہور و معروف بزرگان سلسلہ کا تذکرہ مختصر طور پر لکھا جائے۔ اور اس کتاب کی تالیف کا خدا کے فضل پر بھروسہ رکھکر اس خادم سلسلہ ایڈیٹر فاروق نے ارادہ ظاہر کیا تھا۔ مگر احباب سے یہ امداد چاہی تھی کہ وہ اپنے اپنے خیال و یادداشت و واقفیت کی بنا پر ایسے نام لکھکر مجھے بھیجدیں۔ جنکا تذکرہ تینوں اقسام کے مشاہیر میں سے کسی قسم میں آنا چاہیئے اور سب سے پہلے علماء سلسلہ کے اسماء گرامی کی ضرورت ہے۔ اور نیز نومسلموں دوستوں کی جو سلسلہ میں آکر مسلمان ہوئے۔ مگر افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ اس آرٹیکل پر مجھے ایک دوست کے کسی کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی جس سے میں یہ اندازہ کرتا ہوں کہ شاید ایسی ضروری اور مفید کتاب کی (جس کے ذریعہ مخالفین سلسلہ کے ایک بڑے اعتراض کا قلع قمع ہو جاتا ہے ہماری قوم کو ضرورت محسوس نہیں ہوتی تب ہی تو اسکے متعلق نہ کوئی مفید مشورہ دیا گیا۔ نہ ہی اسکی تائید یا تردید کی گئی۔ میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ اگر ایسی کتاب کی ضرورت ہے تو احباب اسکے متعلق مشوروں سے تحریروں سے اور جس جس امر کی ضرورت ہو۔ اُس سے میری امداد کریں +

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی ایم قاسم علی نے چھپوا کر شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلمہ طیبہ پڑھنے سے مسلمان ہو جاتا

جناب مولوی محمد علی صاحب اپنی متفرق تحریروں میں یہ اعتراض فرما چکے ہیں۔ کہ وہ ہمارے لاحمدی مبایعین کے نزدیک اس زمانہ میں صرف کلمہ پڑھنے سے کوئی غیر مسلم مسلم نہیں ہو سکتا جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان نہ لاوے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ یہ لوگ اسلام میں دو بلیوں کے قائل ہیں۔ وغیر ذالک۔

جواباً عرض ہے۔ کہ آپ ہمیں یہ بتلائیں کہ ایک آریہ۔ یا عیسائی ہے۔ وہ قرآن مجید اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کے مطالعہ اور آپ سے تقریری یا تحریری بحث کر کے اس نتیجہ تک پہنچا ہے کہ محمد رسول اللہ برحق نبی تھے۔ مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مفتری علے اللہ اور کافر تھے (نعوذ باللہ من ذلک) اپنا یہ عقیدہ بیان کر کے وہ آپ سے یا کسی اور مولوی صاحب سے کہتا ہے۔ مجھے مسلمان کیجئے۔ فرمایئے آپ یا وہ مولوی صاحب اسے کس طرح مسلمان بنائینگے۔ اور کیا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا دینے سے ٹھیک اس حالت میں کہ وہ یہ عقیدہ رکھتا ہو اور بیان کر چکا ہو کہ مرزا صاحب مفتری علے اللہ اور کافر ہیں۔ وہ دایرۂ اسلام کے اندر مسلمان ہو جائے گا؟ جواب دیتے ہوئے آپ کو اپنا اور خواجہ صاحب کا فتویٰ یاد رہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو کافر اور مفتری کہنے والے دایرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص آتا ہے۔ اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے۔ مگر صاف کہتا ہے۔ کہ میں حضرت عیسیٰ کو مثلاً نبی نہیں مانتا۔ تو کیا وہ کلمہ پڑھ لینے سے مسلمان ہو جائے گا۔

پھر آپ یہ بتایئے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ موجب اسلام ہے۔ یا علامت و نشان۔ ذرا سوچکر جواب دیجئے گا۔ مگر میں خوب جانتا ہوں۔ کہ حوالہ احمدؐ کی طرح آپ اس کا جواب بھی نہیں دینگے۔ اور کسی اور رفیق کو اشارہ فرمائینگے۔ کہ دو چار گالیاں کو یہ جنس پیغام بلڈنگس کی زرخیز زمین میں بافراط پائی جاتی ہے۔ اس بندۂ درگاہ کو بھی سنا دیں۔ سو میں حاضر ہوں۔ اور سینہ سپر۔

کہ پیش مرداں بیائید

امرتسری! اہلحدیث کو دخل در معقولات

کا ناقابل علاج مرض ہے۔ کوئی بات ہو۔ آپ اس میں ضرور دخل دینگے۔ منہ کی کھائیں مگر نہیں رہینگے۔ آریہ عیسائی۔ شیعہ۔ مقلد۔ غیر مقلد۔ بس جس سے دیکھو لگا رہا جو سامنے نظر آیا اس سے چھیڑ چھاڑ۔ پہلے تو مذہب کی طرف توجہ تھی۔ اب خیر سے پالیٹکس کے میدان میں بھی آ کودے ہیں۔ اور مسلم لیگ پر ایک افتتاحیہ لکھ مارا۔ اور اس میں حسب عادت دو چار شعر پڑھ دیئے جن سے آپ کی سخنوری اور سخن فہمی مترشح ہے۔ ارباب ذوق سلیم تو مسکرا کر چپ ہو رہے۔ مگر "ظفر علیخان" کے چلبلا پن نے آپ کو نکتہ رس مخدوم کا خطاب دیتے ہوئے بہت بری طرح جھاڑا ہے۔ اگر کچھ سوچ بچار کی۔ تو ان شاء اللہ آئندہ مباحثات و مکاتبات میں شعر کا نام نہیں لیں گے بات یوں ہے کہ آپ "غنیمت کنجاہی" کے مشہور و معروف شعر ؎ چو پنجاب انتخاب ہفت کشور ۔ قسم خوردہ بخاکش آب کوثر کے بارے میں بہکتے ہیں۔ کہ عرفی شاعر نے لکھا ہے۔ چو پنجاب انتخاب ہفت کشور پھر آپ نے مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کو اپنے ساتھ متہم کرتے ہوئے۔ اس شعر پر فخر کیا ہے

جملہ عالم ہمہ یک آبی اند
فخر بر ان قوم کہ پنجابی اند

اور آپ کا پایہ سخن فہمی ایسا اعلےٰ ہے۔ کہ آہ! ازاں کی بجائے فخر براں بنا دیا ہے۔ اور یہ نہیں سوچا کہ پنج آبی سے بڑھکر اور کیا گندی سے گندی گالی ہو سکتی ہے۔ شاید آپنے اپنے آپ کو خضر جو کی نسبت سے کشمیری سمجھتے ہوئے پنجابیوں کو ایسا لکھنا روا سمجھا ہے حالانکہ آپ کا گوشت پوست پنجابی آب و ہوا پنجابی غذا سے تیار ہوا ہے

کیا احمدؐ احمدی نہیں ہو سکتا

مولوی محمد علی

صاحب نے تو حضرت مسیح موعود کی بابت نئے عقاید وضع فرمائے۔ اور آپکے خسر ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب نے علم کلام ایجاد فرمایا ہے۔ آپ نے پیغام میں لکھا ہے۔ کہ حضرت صاحب چونکہ مردم شماری کے اشتہار میں لکھا ہے۔ کہ جو نام ہم اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے پسند کرتے ہیں۔ وہ مسلمان فرقہ احمدؐیہ یا احمدی مذہب کا مسلمان ہے۔ اس لئے حضرت اقدس احمدی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آپ جو فرماتے ہیں میں احمدؐ ہوں۔ ذالک مبلغہم من العلم۔ کوئی اس برخود غلط انسان سے پوچھے۔ کیا مسلمان ہونے کے یہ معنے نہیں کہ جو اللہ پر ایمان لائے۔ اور اسپر جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لائے۔ پھر باوجود اسکے کہ مسلمان سیدنا محمد رسول اللہ کے امتی کا نام ہے۔ اور ایک امتی حسب مسلمات شما نبی نہیں ہو سکتا کیا خود نبی کریم صلعم کا اپنے آپ کو اول المسلمین اور من المسلمین کہنا تمہاری منطق کے مطابق اس امر کا مستلزم نہیں کہ وہ نبی نہیں تھے۔ وہ محمد نہیں تھے۔ کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خود اقرار فرما رہے ہیں کہ میں مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوں جیسے دوسرے مسلمان محمدی مذہب رکھتے ہیں میں بھی محمدی مذہب رکھتا ہوں۔ پس اگر حضرت احمدؐ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا احمدی کہلانا اس امر کا مستلزم ہے کہ وہ احمدؐ نہیں۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مسلمان کہلانا بھی اس امر کو مستلزم ہے کہ وہ امتی تھے۔ نبی نہیں تھے۔ وہ چونکہ محمدی مذہب رکھتے تھے۔ جس پر محمدی مذہب کے دوسرے افراد کا ایمان ہے۔ اسی پر آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمان تھا۔ حسب آیت "اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل اٰمن باللہ و ملٰئکتہ و کتبہ و رسلہ" الآیۃ اس لئے محمد نہ تھے لیکن یہ تو صریحاً باطل ہے۔ پس حضرت احمدؐ کا یہ فرمانا کہ میں احمدی مذہب کا مسلمان ہوں آپ کے احمد رسول ہونے کے منافی نہیں؟۔

احباب فاروق کی اشاعت بڑھانے میں خاص توجہ فرماویں۔ آئندہ ایسے دوستوں کے نام نامی

شکریہ

کے ساتھ اخبار میں درج ہوا کرینگے۔ امید۔ کہ دوست توجہ سے کام فرمائینگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

اخبار فاروق قادیان

مؤرخہ ۸ فروری ۱۹۱۷ء

ریویو آف ریلیجنز کے لئے اپیل

افسر صیغہ اشاعت الاسلام صدر انجمن احمدیہ نے ریویو آف ریلیجنز کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمت میں ایک اپیل کیا ہے۔ جس پر احمدی جماعت کے ہر ایک فرد کو لبیک کہنا چاہیئے۔ کیونکہ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اعلان کا مندرجہ ذیل اقتباس دیا گیا ہے۔

اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہو گا۔ اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس وقت توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت و مالی امداد میں جہانتک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلاویں۔ تا اشاعت اسلام کا کام خاطر خواہ ہو سکے۔ اور فرمایا کہ اگر تم اس قدر خدمت بجالاؤ کہ اپنی خیر منقولہ جائداد میں کو اس راہ میں بیچ دو پھر بھی دور ہو گا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ پھر فرمایا۔ چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمتگذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں۔ تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہو گا۔ اور بعد اس کے فرمایا کہ اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جاوے۔ تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قایم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں۔ تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مالی کا دیکر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔!!

یہ ارشاد پڑھ لینے کے بعد کون احمدی ہے جو دلی قدمے سخنے قدمے ریویو آف ریلیجنز کی توسیع اشاعت میں کوشاں نہ ہوں۔ مگر ایک خدا لگتی بات ہمیں بھی کہنے کی اجازت دیجائے۔ یہ بات شاید بزرگان ملت کے حضور میں گستاخی سمجھی جائے گی۔ لیکن ہم اپنے فرایض یا یوں کہنا چاہیئے کہ دردِ دل سے مجبور ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ بجائے ناراضی کی اصلاح میں کوشش کی جائے گی۔ وہ بات یہاں ضروری بات کا قابل توجہ بات یہ ہے کہ مینیجر ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت کو دس ہزار تک پہونچانا ہمارا قومی فرض ہے۔ مگر کیا ریویو آف ریلیجنز کے مہتممین کا بھی کچھ فرض ہے یا نہیں۔ کیا کبھی انہوں نے اس بات پر غور کیا ہے۔ کہ وہ ریویو آف ریلیجنز کے اجرا کے مقاصد کو کہاں تک پورا کر رہے ہیں۔ اور کیا رسالہ اپنی موجودہ صورت میں کوئی کام کر رہا ہے۔ اور کیا اس کے مضامین اسکی شان کے مناسب ہیں۔ کیا جو جرح ایڈیٹوریل اور مینیجنگ سٹاف پر ہوتا ہے۔ اس کے مطابق وہ مرتب بھی کیا جاتا ہے؟ اگر حضرت خلیفۃ ثانی کے ایک دو مضامین کو مستثنیٰ کر لیا جائے تو بتاؤ رسالہ میں کونسا مضمون ہے جسے ہم غیر احمدیوں یا غیر مسلموں کے سامنے سلسلہ احمدیہ کے قابل فخر لٹریچر کے طور پر پیش کر سکیں۔ کیا یہ بھی کوئی طریق ہے کہ الفضل اور الحکم کے گذشتہ فائلوں سے مضمون کاٹ کر رسالہ میں شایع کر دیئے جائیں؟

کیا جنوری کا رسالہ الفضل اور الحکم کی نقل نہیں ہے اور کیا ان دونوں اخباروں کے فائل صفحہ دنیا سے ناپید ہو گئے ہیں۔ جو ان کو دوبارہ شایع کرنے کا خیال

ریویو نے لے لیا ہے۔ ریویو ایک قومی رسالہ ہے اس لئے ہمیں اس پر نکتہ چینی کرنے کا حق حاصل ہے۔ اور اس کے مہتممین قوم کے سامنے جوابدہ ہیں۔ جب وہ خود رسالہ کو ایسی حالت میں گزار رہے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ یہی ہونا چاہیئے کہ ایک سو بھی اس کا خریدار نہ رہے۔ اور ابھی تو چھ سو ہے جسے ہم حضرت مسیح موعود کے برکات قدسیہ کا طفیل سمجھتے ہیں۔ ورنہ اس رسالہ کی زندگی یقیناً خطرے میں ہے۔ جس کے مضامین کا یہ حال ہے اور جو سال بھر میں ایکبار بھی اپنی مقررہ تاریخ پر شایع نہ ہو سکا ہو۔ اور جس کے خط کو اتنا کشادہ کر دیا گیا ہو کہ گویا پرائمری کی پہلی اور دوسری جماعت کو پڑھاتا ہے۔ اخیر میں ہم پھر اپنے بھائیوں سے مخاطب ہو کر درخواست کرتے ہیں۔ کہ جیسا کہ افسر اشاعت اسلام نے اپیل کیا ہے۔ ضرور مندرجہ ذیل تجاویز کو عملی لباس پہنائیں۔

(۱) علاوہ خریداری ریویو کے ذی استطاعت اصحاب پہلے کی طرح اپنے خرچ سے حسب توفیق پرچے غیر ممالک میں جاری کرائیں۔

(۲) ریویو کے جو خریدار نہیں۔ وہ ضرور خریدار بنیں۔ اگر خود پڑھے لکھے نہیں۔ تو دوسروں سے پڑھا کر سنیں۔ یا غیر استطاعت احباب کے نام جاری کرائیں۔

(۳) جو خریدار ہیں وہ مہربانی فرما کر خریدار پیدا کریں۔ اور ہر ایک خریدار اگر پانچ پانچ خریدار بہم پہونچانے کا ذمہ لے تو کوئی مشکل بات نہیں۔

(۴) سکرٹری صاحبان انجمہائے مقامی اس امر کو اپنے احباب میں پیش کر کے خریدار پیدا کریں۔

نوٹ: ماہ فروری حسین آیت خاتم النبیین کی صحیح تفسیر ہے اور جس میں دیگر آیات سے بھی یہ ثابت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ کے بعد بھی سلسلہ نبوۃ جاری ہے۔ پھر ان تمام احادیث کے صحیح معنے لکھے ہیں جو نبوۃ بند ہونے پر پیش کیجاتی ہیں۔ غرض قرآن و حدیث سے اس موضوع پر مکمل بحث قیمت ۲ آنہ رسالہ ایک روپیہ کے ۔ مع محصول ڈاک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجمن احمدیہ لائل پور

اس جگہ خدا کے فضل سے باقاعدہ درس ہوتا ہے اور پندرہ روزہ باقاعدہ انجمن ہذا کے اجلاس شروع ہو گئے ہیں۔ اور انشاء اللہ العزیز اسی طرح جاری رہینگے دعا فرماویں کہ خداوند عزوجل اس میں انجمن ہذا کو کامیابی بخشے آمین ثم آمین۔

مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۱۷ء کے اجلاس کے ریزولیوشن میں انجمن ہذا نے یہ قرار دیا کہ جملہ بھائی باری باری دوسرے جمعہ کو انجمن کے اجلاس کے دن اپنا اپنا مضمون تحریری یا تقریری جو کچھ بھی ہو سنایا کریں۔

(۲) ہر دوسرے ہفتہ کو جملہ احمدی بھائی اور بہن کسی ایک بھائی کے مکان پر مغرب کے بعد جمع ہو کر چائے نوشی کیا کریں۔ اور وہاں مبلغ صاحب کا ایک لیکچر ہوا کرے۔ تاکہ مستورات کو بھی کچھ روحانیت سے حصہ ملا کرے

(۳) یہ کہ ہر دوسرے اتوار کو مبلغ صاحب کا ایک پبلک لیکچر ہوا کرے۔ اس کے عملدرآمد پر ۱۶ جنوری کو خاکسار (سکرٹری انجمن احمدیہ) نے "مسیح موعود نے کیا کیا کام کیا" اپنا ایک مضمون جو پہلے سے اجلاس میں سنانے کے لئے تیار کیا گیا تھا پڑھا۔ جس میں حسب ذیل مضامین پر روشنی ڈالی گئی تھی۔

(۱) حضرت اقدس نے ہمیں شرک فی الصفات اور شرک فی الافعال سے نجات دلائی۔ (۲) رسول خدا کے درجہ خاتم النبیین کو جو مسلمانوں نے امت کے لئے ایک گھاٹے کا موجب بنا رکھا ہے ثابت کر دیا کہ آنحضور کی شان بلند درجہا بلند ہے وہ ایک گھاٹے کا موجب نہیں ہو سکتے (کہ اس امت میں کوئی نبوت حاصل نہیں کر سکتا) بلکہ حضورؐ کی طفیل اور تصدق سے نبوت کا سلسلہ جاری ہے،

(۳) قرآن کریم کو ایک کامل اور مکمل آسمانی کتاب ثابت کیا۔ اور اس کے پرکھنے کا یہ معیار قائم فرمایا کہ جو کتاب اپنے دعاوے اور دلائل خود ہی پیش کرے خواہ وہ اس کی تصدیق کے ہوں یا کسی کے بطلان کے۔ وہ کامل کتاب ہے۔ کوئی دوسری کتاب اس کی نظیر پیش کرنیکے قابل نہیں

(۴) حضور نے اپنے ہزارہا الہامات و پیشگوئیوں سے یہ ثابت فرمایا۔ کہ اب بھی انسان اپنے مالک حقیقی سے مکالمات مخاطبات کا شرف حاصل کر سکتا ہے۔ جیسے وہ پہلے بولا کرتا تھا ویسے ہی اب بھی اپنے برگزیدہ بندوں سے خطاب فرماتا ہے۔ اور یہ غلط ہے کہ قرآن شریف کے نزول کے بعد اس نے اپنے برگزیدوں سے خطاب فرمانا چھوڑ دیا ہے۔ اور اس طرح ساتھ ہی نیچریوں اور برہو سماجیوں کا رد فرمایا۔

(۵) کفارہ کا رد ان کی اپنی کتاب سے اس طرح فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر موت وارد نہیں ہوئی بلکہ زندہ اتارے گئے۔ اس لئے جب ان پر صلیبی موت وارد ہی نہیں ہوئی تو کفارہ کیسا؟

(۶) ساری دنیا اور اس کے بادشاہوں کو اسلام کی دعوت دی کہ ان الدین عند اللہ الاسلام اور اپنی تصنیفات اور تالیفات سے دنیا پر اسکی صداقت کو اظہر من الشمس کر دیا۔

(۷) سکھوں کے گورو حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے چولہ اور جنم ساکھی بھائی بالا کے رو سے ثابت فرمایا کہ بابا صاحب مسلمان تھے۔ اور اسطرح سکھوں پر اتمام حجت فرما دی۔

(۸) آریہ مذہب کا بطلان فرما دیا کہ ان کا خدا خالق نہیں اور نہ ہی کسی کو مکتی دینے پر راضی۔

(۹) حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی موت آپ نے قرآن شریف کی تین آیات سے اور کئی احادیث سے ثابت فرما دی۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سرسید احمدؒ نے بھی حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت کی۔ لیکن وہ کس طرح محض عقلی دلائل سے روزمرہ کے مشاہدہ سے اور بس۔ لیکن خداوند تعالےٰ کا فضل تھا کہ یہ راز سربستہ محض حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھوں کھلنا تھا۔ اور یہ عقدہ کشائی انہوں نے فرمائی تھی۔ کہ قرآن شریف سے حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت ہو۔

(۱۰) آپنے جہاد حرام فرمایا کیونکہ بحسب حدیث شریف یضع الحرب لڑائیوں کا قلع قمع ہونا تھا۔

(۱۱) اپنے عمل سے بتلا دیا کہ چاہے کیسا ہی دشمن زبردست ہو۔ انسان کو کلام الٰہی پر عمل کرنے سے غافل نہ ہونا چاہیئے جیسا کہ مرتسر کے جلسہ نے واضح فرما دیا ملاحظہ ہو آیت:۔ فمن کان منکم مریضًا او علےٰ سفرٍ فعدۃ من ایامٍ اخر۔

(۱۲) مستورات کو ان کے حقوق دیئے جانے پر جو نہیں دیئے جاتے تھے اپنی جماعت کو تاکید فرمائی اور الحمد للہ کہ سب احمدی اس پر کاربند ہیں۔

(۱۳) گورنمنٹ کے حضور نماز جمعہ کے واسطے تعطیل کی تحریک فرمائی۔

(۱۴) گورنمنٹ کی اطاعت بحوالہ آیت اولوالامر فرض کی۔

(۱۵) غیر احمدیوں کے اس خیال کی تردید فرمائی کہ کوئی غوثی مہدی آئینوالا نہیں جو غیر مذاہب کو صفحہ ہستی سے نابود فرمائے

(۱۶) اپنی ایک جماعت قایم فرمائی جسکے اغراض و مقاصد مادہ پرستی کے برخلاف خداوند تعالےٰ کے فضل اور اسکی رحمت کے حصول کے ہیں۔

(۲) مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۱۷ء کو بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب احقر کے ہاں احباب مع مستورات کے تشریف فرما ہوئے اور جناب مولوی سید محمد لطیف صاحب مبلغ احمدیت نے ایک پرجوش تقریر میں عورت مرد کے تعلقات اور ایک دوسرے کے مذہبی فرائض پر ان کو آگاہ فرمایا۔ اور مستورات کو تعلیم حاصل کرنے کی تحریک فرمائی۔

(۳) ۲۸ جنوری بروز اتوار کو ایک پبلک لیکچر

"اسلام اور دیگر مذاہب"

پر زیر صدارت جناب مکرمی و معظمی ماسٹر ہدایت اللہ صاحب بیشتر ۱/۲ ۴ بجے منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن شریف اور نعت کے بعد صدر جلسہ نے احباب کو مولوی سید محمد لطیف صاحب لیکچرار سے انٹروڈیوس فرماتے ہوئے بیان فرمایا کہ چونکہ اس وقت دنیا کے لوگ خداوند تعالےٰ سے غافل ہو گئے ہیں اور بکلی دنیا کے کاروبار میں مستغرق ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق اس زمانہ میں اپنا مامور مبعوث فرمایا۔ جس نے دنیا کی اصلاح فرمائی۔ اور ایک جماعت قایم کی۔ جس کا فرض ہے کہ دنیا میں حق کی اشاعت کرے۔ اسلئے ہم محض اللہ تعالےٰ کی رضاجوئی کے لئے نہ کسی دکھلاوے کے واسطے آپ صاحبان کو صداقت حقہ کی طرف بلاتے ہیں۔ تاکہ جو سعید روحیں ہیں وہ راہ راست

پر آکر خداوند تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں اور دنیا سے اس کا خاتمہ بالخیر ہو۔ اس کے بعد جناب مولوی صاحب نے نہایت فصاحت اور بلاغت سے سورۃ جمعہ کی تلاوت فرما کر فرمایا اس سورہ شریف کو اس زمانہ سے خاص تعلق ہے۔ جیساکہ جمعہ کے دن ہفتہ کا آخری دن ہے۔ اسی طرح یہ ساتواں ہزار زمانہ کا آخری ہزار ہے۔ اور یہ کہ آپ سب صاحبان اپنی قیمتی اوقات کو قربان کرکے اس جگہ ہمارا لیکچر سننے کو تشریف فرما ہوئے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ حق بات ہو تو اس کو قبول فرماویں۔ اور یہ خیال نہ فرماویں کہ بولنے والا کون ہے اور مذہبی شخصیت کو مدنظر رکھیں۔ اس کے بعد ہر ایک مذہب پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ دیگر مذاہب کی کوئی کتاب بھی ایسی نہیں جو اپنا دعوے پیش کرکے اسکے دلایل دیتی ہو۔ اور یہ کہ ہر ایک دوسرے مذہب کا پیرو اپنا دعویٰ تمام دنیا کے روبرو پیش کرتا ہے کہ اس کا مذہب حق ہے۔ اس کو قبول کیا جاوے۔ حالانکہ اسکی کتاب اس دعوے کو پیش نہیں کرتی۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ ان کا مذہب نامکمل ہے۔ پھر آپ نے یہ بھی ثابت فرمایا کہ کسی مذہب کی الہامی کتاب کی زبان کسی حصہ دنیا میں نہیں بولی جاتی اور دیگر مذاہب خداوند تعالےٰ کے مکالمہ مخاطبہ کو اپنے اپنے الہامی کتاب کے بعد منقطع کہتے ہیں۔ حالانکہ اس سے ہستی باری تعالےٰ میں نقص عاید ہوتا ہے۔ اور ثابت فرمایا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے کہ اسکی کتاب اپنے دعوے بھی پیش کرتی ہے۔ اور دلیل بھی اپنے دعوی کی دیتی ہے۔ اور یہ کہ وہ تمام دنیا کو اپنی تعلیم پیش کرتی ہے اور یہ کہ اسکی زبان برابر بولی جاتی ہے۔ اور اس میں سلسلہ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اب تک جاری ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بطور نظیر پیش فرما کر نبوت کی تشریح فرمائی۔ حاضرین جلسہ پیشتر اسکے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو پیش کیا جاوے۔ نہایت خاموشی سے لیکچر کو سنتے رہے۔ زاں بعد انتشار شروع ہو گیا۔ اور ساتھ ہی نماز مغرب کا وقت ہو گیا تھا۔ اس لئے جلسہ دعاء کے بعد برخواست ہوا۔ فالحمد للہ علےٰ ذلک

(خاکسار محمد یوسف سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور)

ایک عیسائی سے گفتگو!

(نوشتہ مولوی چراغ الدین صاحب سلمہٗ)

ایک عیسائی واعظ راستہ میں ملا۔ اس سے مندرجہ ذیل گفتگو ہونے سے جو عیسائی اور احمدی کے سوال و جواب کے طریق پر عرض کرتا ہوں:۔

عیسائی:۔ "مرزا صاحب کو آپ لوگ کیا جانتے ہیں"

احمدی:۔ "مسیح موعودؑ جس کے آنے کی خبر انجیل میں دی گئی ہے"

عیسائی:۔ "اس نے تو آسمان سے آنا ہے"

احمدی:۔ "ملاکی نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ ایلیاہ نبی آسمان پر ہے۔ حضرت مسیح سے پہلے آئے گا۔ کیا وہ ایلیاہ آیا ہے یا نہیں؟"

عیسائی:۔ "نہیں ایلیا آسمان سے نہیں آیا"

احمدی:۔ "تو کیا ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت مسیح اب تک نہیں آئے"

عیسائی:۔ "حضرت مسیح تو آگئے ہیں اور ایلیاہ جو آنا تھا وہ بھی آگیا ہے یعنے یوحنا"

احمدی:۔ "بائبل میں تو صاف لکھا ہے کہ ایلیاہ آویگا وہاں پر مثیل کا تو ذکر نہیں"

عیسائی:۔ "مطلب یہی ہے یہود کو غلطی لگی تھی"

احمدی:۔ "کیا پھر ہم نہیں کہہ سکتے کہ حضرت مسیح کی آمد کے بارے میں عیسائیوں کو غلطی لگی ہے۔ یعنی آپ کی آمد سے مراد مثیل مسیح ہے نہ کہ اصل مسیح ابن مریم"

عیسائی:۔ "خوب دلیل تو آپ نے لاجواب دی ہے اس کو میں تسلیم کرتا ہوں اور میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں"

احمدی:۔ "پھر آپ سنی کی انجیل کا ۲۴ باب نکالکر پڑھیں وہاں پر حضرت مسیح نے اپنی آمد کے نشان مقرر کئے ہیں منجملہ ان نشانوں کے دو نشان یہ ہیں کہ سورج اندھیرا ہو جائے گا۔ اور ستارے زمین پر گریں گے۔

اب غور کرنا چاہیئے کہ اگر اس بات کو تسلیم کر لیا جاوے کہ سورج حقیقی طور پر تاریک ہو جائے گا۔ تو پھر دنیا کا کیا حال ہوگا۔ اور ایسا یہ ثابت شدہ امر ہے کہ ایک ستارے کے گذرنے سے تمام دنیا فنا ہو جاتی ہے۔ پھر جب تمام ستارے گر پڑیں تو بطریق اول فنا ہو جائیگی" اور جب دنیا نا ہو جائیگی۔ تو اس وقت حضرت مسیح آکر کس کو ہدایت دیں گے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان نشانوں کو حضرت مسیح نے استعارہ کے طور پر بیان کرکے فرمایا ہے کہ جس زمانے میں یہ نشان پورے ہوں گے۔ اس زمانے میں میرا مثیل آئے گا۔ سورج کے تاریک ہونے سے یہ مراد ہے کہ خداتعالےٰ کی تعلیم جس پر لوگ عمل کرکے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس پر پردہ آجائیگا۔ یعنے لوگ اس پر عمل کرنا چھوڑ دینگے۔ اب آپ ہی بتائیں کہ کیا لوگوں نے خداتعالےٰ کے احکام پر عمل کرنا ترک نہیں کر دیا؟ اگر کہو کر دیا ہے تو پھر حضرت مسیح کا بھی یہی زمانہ ہے۔ سو اسی زمانہ میں حضرت ..... مرزا غلام احمدؑ مسیح موعود علیہ السلام مسیح ہونے کے مدعی ہیں۔ آپ نے خداتعالےٰ کی تعلیم سے اس پردے کو دور کرکے اس کی روشنی دنیا میں پھیلا دی۔ اور ستاروں سے مراد علماء ہیں جو لوگوں کو خداتعالےٰ کی تعلیم سمجھاتے ہیں حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ اس زمانے کے علماء زمین کی طرف یعنے دنیا کیطرف جھک جائینگے۔ سو کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ کوئی پادری یا پنڈت یا مولوی ہے۔ جس میں دنیا کی محبت دین سے زیادہ نہ پائی جاتی ہو۔ اگر نہیں تو پھر ثابت ہوا کہ حضرت مسیح کی آمد کا یہی زمانہ ہے جس زمانہ میں اس برگزیدہ خدا نے خدا سے وحی پاکر دعوے کیا۔ اور تمام دنیا کو اپنی طرف بلایا۔ اور خدا نے اسے کامیاب فرمایا"

عیسائی:۔ "میں آپ کی تقریر کو سمجھ چکا ہوں۔ اور جو کچھ آپنے بیان کیا ہے وہ بالکل درست ہے۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ کوئی عیسائی بھی احمدی ہوا ہے یا نہیں۔

احمدی:۔ "کئی عیسائی احمدی مسلمان ہو رہے ہیں اور ایک میں ہوں۔ جو کہ پہلے عیسائی تھا۔ اور اب حضرت مسیح موعودؑ کے غلاموں میں شامل ہوں۔ اور مجھ سے اور کئی لائق مسلمان ہوئے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی:۔ (بہت خوش ہو کر) آپ مجھ کو بھی مسلمان کرلیں کیونکہ میں سمجھ گیا ہوں کہ میرا مذہب محض غلط ہے۔

احمدی:۔ بہت اچھا میرا تو کام ہی یہی ہے کہ لوگوں کو اسلام میں داخل کروں۔"

تبلیغ سلسلہ احمدیہ

(نوشتہ مکرمی ماسٹر عبدالرحمن صاحب از کالا پانی)

رنگون میں انجمن احمدیہ

ان دنوں سکول پورٹ بلیر میں تین ہفتہ کیلئے تعطیلات تھیں۔ میں نے مناسب سمجھا کہ ان ایام کو تبلیغ حق کیلئے خرچ کروں۔ سو میں ۲۶ دسمبر ۱۹۰۹ء سے تاحال رنگون میں مقیم ہوں۔ اور یہاں کے احمدی احباب جو باقاعدہ انجمن نہ ہونے کی وجہ سے اپنے فرائض سے کسی قدر غافل اور سست تھے۔ انہیں باقاعدہ انجمن میں منسلک کیا گیا ہے۔ اور رجسٹر بنا کر اسماء ممبران و عہدہ داران کو درج رجسٹر کیا گیا ہے۔ اور ماہوار چندہ مقرر کر کے انہیں ہر ماہ میں چندہ بھیجنے کی فہمایش کر دی گئی ہے۔ اور قریب تیس روپیہ ماہوار چندہ بملاحظہ عام اغراض صدر انجمن احمدیہ۔ و ترقی اسلام ارسال کرنے کا انتظام بفضل خدا ہو گیا ہے۔ اور انشاء اللہ ہر ماہ بعد رقم پہنچتی رہیگی۔ اگر ہر ماہ کی ۲۵ تاریخ تک یہ رقم نہ پہنچے۔ تو سیکرٹری انجمن احمدیہ سے چٹھی اور ریمائنڈر ضرور ارسال ہو دو تین ماہ ایسا کرنے سے پھر انہیں باقاعدہ چندہ بھیجنے کی عادت ہو جاویگی۔ ان دنوں میں قصبہ النسین میں میاں شرف الدین صاحب مستری کے ہاں مقیم ہوں انہوں نے لیکچر قصبہ مذکور میں کرایا اور لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ اکثر لوگ جو اعتراض سلسلہ احمدیہ پر کرتے تھے انہیں بھی اپنے شکوک رفع کرنے کا موقعہ اور فرصت دیگئی۔ علاوہ ازیں شہر رنگون میں جسکی تاحال مجھے پوری واقفیت نہیں۔ انفرادی طور پر تبلیغ کرتا رہا ہوں یہاں پر ایک مولوی صاحب (محمد ابراہیم حکیم) ہیں جو یہاں کے سرکردہ عالم اور مفتی قاضی سمجھے جاتے ہیں ان سے بھی بندہ ملاقی ہوا۔ بہت سی غیر متعلق باتوں کے بعد حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے متعلق میں نے گفتگو کرنے کی درخواست کی۔ اول تو مولوی صاحب نے وقت دینے کا وعدہ فرمایا۔ لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ میں احمدی ہوں۔ تو اس نے کہا کہ میں تحریری گفتگو کروں گا۔ بہت اصرار کیا گیا۔ کہ زبانی باتوں سے تبادلہ خیالات کا سہل طور سے ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ اس پر نہ آئے۔ آخر انہوں نے تحریری بات کرنی مناسب سمجھی۔ میں نے یکے بعد تین خطوط بطور استفسار ارسال کئے۔ لیکن صد افسوس نہ درخواست کا مقابلہ ہوا۔

علاوہ ازیں مجھے چند پادریوں کو بھی تبلیغ کرنیکا موقعہ دیا۔ ان میں سے ایک تو سینڈرس۔

ایم۔ اے۔

ہیں۔ جو بہت عالم خیال کئے جاتے ہیں۔ دوسرے ..... تیسرے .....

ریورنڈ پیٹرسن (پروفیسر مائنر)

تھے۔ ان تین اصحاب میں سے اکثر میرا خطاب اول الذکر صاحب موصوف سے ہوتا رہا۔ اور وہی زیادہ عالم سمجھے جاتے ہیں۔ گو دوسرے دونوں اصحاب بھی ہر طرح لائق ہیں۔

آپ ہی بولے تم مسیح کو کیا سمجھتے ہو۔ میں نے کہا کہ ہم ان کو پیغمبر سمجھتے ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

سانڈرس:۔ ہماری انجیلوں میں لکھا ہے کہ وہ نرالا انسان تھا مر کر پھر جی اٹھا۔"

عبدالرحمن:۔ میں نے کہا اول تو ان اناجیل کو یقین کا مرتبہ دینا غلطی ہے۔ کیونکہ لوقا کا قول ہے کہ میں نے سوانح مسیح ۴ لوگوں سے سنکر روایتاً لکھی ہیں۔ اور دوسری انجیل نویس اصحاب بھی کہتے ہیں کہ ہمارے نکتہ خیال کے بموجب یہ انجیلیں ہیں وہ چشمدید گواہ نہیں۔ اور نہ یہ انجیلیں الہامی ہیں۔ بلکہ ان کی اصل گم ہے۔ علاوہ ازیں خود پیلاطوس گورنر مسیح کو رہا کرنیکی کوشش کر رہا تھا۔ یوحنا باب ۱۹-۲۰۔ اور ممکن نہیں کہ تین گھنٹوں میں دو تین میخوں سے ایک جوان مرجاوے چنانچہ دونوں چور نہیں مرے تھے۔ ایسے ہی وہ بھی نہیں مرا تھا۔ مگر غشی میں ہو گیا۔ اور پسلی میں سے خون اور پانی نکلا اور بحالت گوشت اور خون بمع زخموں کے شاگردوں سے ملا۔ اور ان کے ساتھ کھایا پیا۔"

سانڈرس:۔ بیشک یہ تو میں مانتا ہوں کہ آدھی انجیل الہامی نہیں۔ باقی آدھی الہامی ہے۔ لیکن کیا گمان ہو سکتا ہے۔ کہ ہم سب لوگ۔ جی اٹھنے کا عقیدہ صدہا سال سے غلط ہی شایع کر رہے ہیں۔ سارے ہی ہم گمراہ ہو گئے؟"

عبدالرحمن:۔ یہ کوئی دلیل نہیں ہے کہ سب ہی گمراہی اور غلطی سے اس عقیدہ کی منادی کرتے ہیں یہ قاعدہ مستمرہ ہے کہ دور زمانہ سے ہر ایک مذہب متغیر ہو جاتا ہے۔ آپ لوگ ہی اس غلطی میں گرفتار نہیں۔ بلکہ اہل ہنود اپنی کتب مقدسہ کے رو سے بت پرستی کی منادی کر رہے ہیں۔ اور اپنی کتب کے حوالجات سے آپ کی طرح وہ ہم لوگوں سے مباحثہ کرتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ دلایل عقلیہ کو اس مسئلہ یا مذہب سے کیا تعلق ہے؟۔ یہ بھی آپ کی غلطی معلوم ہوتی ہے کہ دلایل کا مذہب میں دخل نہیں۔ حالانکہ دلایل کے بغیر منطق وغیرہ کے سوا ایک گھنٹہ زندگی بسر کرنا محال ہے دیکھیں

کو چھوڑ کر چند گھنٹے بھی زندہ رہنا محال ہے۔ ہمارا ہر ایک فعل بلکہ ہر ایک خواندہ ناخواندہ انسان کا فعل دلایل اور منطق لاجیک کے بغیر ہوتا ہی نہیں۔ کیوں آپ نے اپنی زندگی شن کو دی ہے۔ کیوں گرم کپڑے یا نہیں ہر وقت نہیں پہنتے۔ ہر وقت کیوں غسل نہیں کرتے۔ یہ سب امور دلایل اور تجربہ اور علم منطق وغیرہ کو کام میں لائے بغیر نہیں کرتے۔ بلکہ ہر ایک فعل کا کرنا اور نہ کرنا دلایل پر منحصر ہے۔ کیا عبرانیوں ۵ کی رو سے مسیح ؑ کا صلیب کی موت سے بچنا ثابت نہیں؟ پھر آپ کن باتوں پر اپنا ایمان منحصر رکھتے ہیں۔

سانڈرس:۔ آپ بعض باتوں کو لے لیتے ہیں دوسری باتوں کو چھوڑ دیتے ہیں یہ ٹھیک نہیں۔"

عبدالرحمن:۔ یہ اسلئے کہ بقول آنجناب نصف انجیل

الہامی اور نصف غیر الہامی ہے آپ کے عقیدہ کے رو سے توانجیل سے دست بردار ہونا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ جس طعام کا نصف حصہ بچہ ہے اور نصف کچا ہے۔ وہ خطرناک ہے اس لئے آخرت کے سفر کے لئے مضبوط کشتی اور سٹیمر کی ضرورت ہے ورنہ نتیجہ تسلی بخش نہیں ہے۔"

ریورنڈ پیٹرسن:۔" اگر ہم محمد صلعم پر اعتراض کریں تو آپ خفا ہو جائینگے۔"

عبدالرحمن:۔ آپ بڑے سے بڑا ایک اعتراض نبی صلعم پر کریں بفضل الٰہی پانچ منٹ میں جواب صحیح دیکر آپ کی غلطی ظاہر کرنے کو تیار ہوں۔ آپ اعتراض کریں۔" اگر صاحب پھر خاموش ہی رہے۔ جناب والا مسیح اسی طرح قبر سے زندہ نکلا۔ جس طرح یونس مچھلی کے بطن سے زندہ نکلا تھا۔"

سانڈرس:۔" یہ کہاں لکھا ہے۔ میں نے کہا کہ متی باب ۱۲ میں لکھا ہے۔ ریورنڈ پیٹرسن:۔ نے کہا کہ وہاں یہ بات ہے۔ آپ کا یہ کہنا کہ مثیل کو تمام تفاصیل کے ساتھ مراد نہ لیں صحیح نہیں۔ کیونکہ بڑا معجزہ تو یہی ہے کہ روح بچ جاوے اگر معاملہ کی روح کو ترک کر دیں تو یونس کے ساتھ تشبیہ دینا ہی فضول ہے۔ اگر مسیح کو قبر سے زندہ نہ نکالیں تو عبرانیوں ۵/۶ غلط سمجھی جاوے گی۔ اگر سولی پر مسیح مر ہی گیا۔ تو مسیح کی دعا اور عبرانیوں ۵/۶ غلط ثابت ہوا۔

عبدالرحمن:۔ دراصل آپ لوگوں کا مذہب تبدیل ہو چکا ہے۔ آپ ویسے نہیں ہیں۔ جو مسیح کے وقت مسیحی ہوتے تھے

سانڈرس:۔ ہم میں اگر اختلاف ہے تو یہ ترقی ہے اور سچائی صحیح تر ہو کر نئی شکل میں ظہور پذیر ہوئی ہے۔ جیسے کہ اسلام میں بعض صوفی ہیں اور دیگر فرق ہیں۔"

عبدالرحمن:۔ اسلام میں ارکان اسلام تمام فرق اسلام میں ہمیشہ سے ایک ہی سے ہیں۔ کسی میں کم بیش اصول نہیں ہوئے مگر آپ لوگوں نے مذہب میں سر سے پاؤں تک تغیر پسند کیا

سانڈرس:۔" ہم میں کیا تغیرات آگئے ہیں۔ ان تغیرات کا ثبوت دیں۔"

عبدالرحمن:۔" ابتداء عیسائیت میں روزانہ آٹھ نمازیں ہوتی تھیں۔ جیسے کہ آجکل اسلام میں بھی آٹھ نمازیں ہیں جن میں پانچ فرض ہیں اور تین نفلی ہیں۔ آپ لوگوں نے آٹھ نمازوں میں سے ایک کو رکھ لیا۔ اور باقیوں کو چھوڑ دیا۔ اور سبت کی جگہ اتوار مقدس دن ٹھہرایا۔ اور سؤر جائز سمجھا حالانکہ وہ ابائی حرام تھا۔ یہ تبدیلیاں شاہ قسطنطین کی سفارش سے عمل میں آئیں۔ اس رعایت سے وہاں کے اکثر لوگ عیسائی ہو گئے تھے۔ پھر آپ نے چالیس روزوں کو چھوڑ دیا۔ ایک روزہ بھی نہیں رکھتے۔ کرتہ لینے والے کو پاجامہ نہیں لینے دیتے۔ آپ لوگ زمین پر خزانہ جمع نہیں کرتے تھے۔ دولتمندوں کا بہشت میں جانا محال تھا۔ مگر عملی طور سے آجکل آپ لوگوں نے ان اصولوں کو خیرباد کہدیا ہے۔ مسیح نے شیطان کو سجدہ کر کے دنیا کی دولت لینے سے انکار کر دیا تھا۔ آپ لوگوں میں خردل بھر ایمان والے اصحاب پہاڑ اڑا سکتے تھے۔

سانڈرس:۔ مگر اب کیوں وہ خواص آپ لوگوں سے کافور ہو گئے۔ آپ لوگوں کو الہام بھی ہوتا تھا۔ (دروازہ کھٹکھٹاؤ کہ کھولا جاویگا) مگر دروازہ موجودہ پر بند ہو گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب میں کیسے سمجھوں کہ آپ ویسے ہی عیسائی ہیں جو پیشتر زمانہ میں تھے؟

سانڈرس:۔" مسیح موعود کی صداقت کا کیا ثبوت ہے۔"

عبدالرحمن:۔" وہی ثبوت ہے جو کسی اور نبی کی صداقت کے ثبوت میں ہے۔ موجودہ حواشی اس کے صدق دعوے پر گواہ ناطق ہیں۔ جھوٹے نبی حسب قول مسیح آنیوالے تھے وہ مسیح موعود کے بالمقابل مباہلہ میں آنکر ہلاک ہو گئے۔"

سانڈرس:۔ بیشک یہ کام مرزا صاحب نے بہت اعلیٰ کیا ہے کہ مفتری نبیوں کو ہلاک کیا ہے

عبدالرحمن:۔ وہ تو ہندوستان کے پانچوں بشپوں سے بھی مباہلہ کرنے والے تھے۔ مگر ان بشپوں نے پہلو تہی کر دیا۔

سانڈرس:۔ میں نے ترجمہ قرآن شریف (پلاپلڈ) کا مطالعہ کیا ہے۔ بہت عمدہ ترجمہ اور خوب سیر کن نوٹ ہیں۔ ایسے نوٹ قرآن شریف پر پہلے میرے مطالعہ میں نہیں آئے۔"

نظم

یہ وہ نظم ہے جو برادر معظم این جناب دلپذیر شاعر بھیرہ نے جلسہ سالانہ پر پڑھی!

کچھ سنانا ہوں اگر مجکو اجازت مل جائے
اور سننے کے لئے آپ کو فرصت مل جائے
دونوں عالم میں مجھے راحت و فرحت ملجائے
خاک میں مجھسے جو پہلے میری حسرت ملجائے
کیا ہوا دوستو دنیا کی جو دولت مل جائے
وہ مبارک ہیں جنہیں دست سخاوت ملجائے!
دین اسلام میں گر موقعۂ خدمت مل جائے
سب کی خواہش ہو یہی مجکو یہ سبقت ملجائے
انجمن کو ہے یہی لاکھ تمہارا پیارو
کوڑی کوڑی بھی اگر وقت ضرورت ملجائے
تم نہ دوگے تو کوئی غیر بھلا آوے گا
ہائے مولا سے تمہیں ہمت و غیرت ملجائے
موت کا وقت نہیں نیکی میں سستی کیسی!
ہے غنیمت جو گھڑی دو گھڑی مہلت ملجائے
کیا بگڑتا ہے تمہارا میرے پیارو سوچو!
مفت میں گر تمہیں اسلام سی نعمت ملجائے
ہے بقا اسکی محبت میں فنا ہو جانا
کیا مزہ بنتا ہے وحدت میں جو کثرت ملجائے
یہی حجت ہے کہ دنیا کی نہ خواہش کرنا
بھول کر بھی نہ کہیں اس سے طبیعت ملجائے
پھر بھی مفلس رہے گر تو نصیبہ اپنا!
وائے جس قوم کو قرآن سی دولت ملجائے
نور دین دیکھیں میرے مہدی کے کاشانہیں
عقل کے اندھوں کو گر چشم بصیرت مل جائے
ہو گئیں اس کو دو عالم کی مرادیں حاصل!
شاہ کونین کی جس دل کو محبت مل جائے
کچھ تعجب نہیں محشر میں طفیل احمدؐ
مجھ سے ناکارہ کو گر سایۂ رحمت مل جائے
پھر تیرا عہد جوانی نہیں آنا ممکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ فقیروں کو نشانی دم رخصت مل جائے
عشق احمدؐ کو پس مرگ سلامت رکھنا!

حشر میں مجھ کو الٰہی یہ امانت مل جائے
جاؤں تو جاؤں بھی ایسا کہ وہیں رہ جاؤں

حشر تک مجھ کو مدینہ کی سکونت مل جائے
اپنے مداح کو دوزخ میں نہ جانے دینگے

جن کے ادنےٰ سے غلاموں کو بھی جنت ملجائے
لوٹ کر پاؤں پہ ارماں نکالوں دل کے

آج یاں مجھکو اگر پاک وہ صورت مل جائے
میں ہوں پر عیب مگر آپ ہیں رحمت عالم

کچھ تو امداد مجھے وقت مصیبت مل جائے
اپنی بخشش کا وسیلہ یہ سمجھ رکھا ہے

تیرے مداحوں میں مجھ کو بھی جو شہرت مل جائے
جس کو ملنی تھی خلافت سو خدا نے دے دی

کیا کوئی کھیل ہے جو چاہے خلافت ملجائے
یوں تو ہر ایک کو ہے گھر میں امیری حاصل

جب میں جانوں کہ مخالف کو بھی عزت مل جائے
حق سے ہو جائے عطا ختم نبوت جس کو

کیوں غلاموں کو بھی اس کے نہ نبوت مل جائے
وقت ہے ابر کرم دیکھ برستے جانا!

کچھ میری کشت تمنا کو طراوت مل جائے
جیتے جی فرقت احمدؐ سے رہائی! مشکل

بعد مرجانیکے مل جائے تو فرصت ملجائے
ہے تمنا کہ مدینہ میں ہو مدفن اپنا

بلبل زار کو گلزار میں تربت مل جائے
دیکھ لینا سر محشر بھی یہی رنگ میرا

کچھ اگر وہاں بھی۔ مجھے موقعۂ مدحت مل جائے
کیوں نہ اسلام کے گائے وہ ترانے ہر دم

جسکو منظور خداداد طبیعت مل جائے
دوستو ہے دل پر درد کا لمبا قصہ

وقت اب ہو چکا منظور کو رخصت ملجائے
پھر نئے شان نئے رنگ سے آجائیں گے

میر جلسہ سے جو منظور اجازت مل جائے

(منظور احمدؐ بھیروی) سول ہسپتال
(صدر شاہ پور پنجاب)

ہر احمدی کے پڑھنے کے قابل کتاب

تذکرۃ المہدی

یہ وہ بے مثل کتاب ہے جس میں حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی جمالی احمدی نے وہ چشمدید واقعات و نشانات درج کئے ہیں۔ جو انہوں نے بیس سال تک صحبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں دیکھے۔ اور ساتھ ہی ان مباحثات کا مفصل ذکر ہے۔ جو دہلی اور اور لودہیانہ میں مولوی بشیر بھوپالی اور محمد حسین بٹالوی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں کئے تھے۔ اور کئی ایک اپنے مباحثات درج کئے ہیں۔ جو پیر صاحب ممدوح کو اکثر مقامات پر بعض غیر احمدیوں سے احمدیت کے متعلق کرنے پڑے۔ اور ان جھوٹے مدعیان مہدویت کا ذکر ہے۔ جنہوں نے مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ یا لوگوں نے ان کو مہدی بنانا چاہا۔ مع ان کے بد انجام کہ کسطرح وہ ناکام و نامراد دنیا سے چلے گئے۔ غرضیکہ اس کتاب کو جو ۳۰۰ صفحہ سے زاید کی ہے سیرت المہدی کہا جائے تو بجا ہے۔

اس کتاب ہدایت انتساب کو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل عمر خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بہت پسند فرمایا ہے۔ اب اسکی صرف پچاس جلدیں باقی ہیں۔ جنکے ختم ہو جانے پر دوسرا ایڈیشن بوجہ گرانی کاغذ و مصارف مطبع شایع ہونا کارے دارد۔ اس لئے احباب جن کو اس کتاب کا دیکھنا اب تک نصیب نہیں ہوا۔ بہت جلد منگوالیں۔ ورنہ بعد ختم ہو جانے کے پھر یہ عنقا ہو جائیگی۔ سابقہ قیمت اسکی علاوہ محصول ڈاک ایک روپیہ تھی۔ لیکن اب بوجہ گرانی کاغذ پچاس نسخوں کی قیمت فی جلد مع محصول ڈاک عہ ہے۔ اس سے کم پر نہ ملے گی۔

(فاروق بک ایجنسی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور)

القول المحمودؐ!

سید محمد احسن صاحب امروہی کے رسالہ القول المجدنی تفسیر اسمک احمدؐ کا دندان شکن مسکت خصم مدلل جواب جو صرف ۸ کو ملتا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ ہم سے منگوائیں اور غیر مبائعین میں تقسیم کریں۔ احباب نے پوری توجہ نہیں کی۔ اس لئے سکرٹری مائے انجمن احمدیہ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اسکی اشاعت کے لئے خاص تدابیر عمل میں لائیں۔

(مینجر۔ فاروق۔ قادیان)

کھلی چٹھی

بنام شیخ مولا بخش صاحب بوٹ فروش سیالکوٹ

جناب والا۔ السلام علیکم۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ میں نے جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی سے دریافت کیا تھا کہ آپ نے ۲۷ ستمبر کے پیغام میں حضرت میاں صاحب کو حضرت اقدس کی کتب سے اس بنا پر ناواقف ٹھیرایا ہے کہ حضور النور (مسیح موعود) تو فرماتے ہیں:۔

"جب آنحضرت صلعم شکم آمنہ عفیفہ میں تھے تب فرشتے نے ظاہر ہو کر کہا۔ کہ اے آمنہ تو بیٹا جنے گی اس کا نام احمدؐ رکھنا"

اور میاں صاحب لکھتے ہیں:۔ آپ کی والدہ نے ہرگز آپ کا نام احمدؐ نہیں رکھا۔ اس کا حوالہ بتا دیجئے۔

انہوں نے خاکسار کو سوائے اس کے کچھ جواب نہیں دیا کہ میاں شمس الدین صاحب نے اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی سے کیا ہے۔ چونکہ آنجناب نے بھی اپنی تصنیف منیف بشارت احمد صفحہ ۶۱ میں یہی اوپر کی عبارت نقل کی ہے۔ اسلئے آپ سے استدعا ہے کہ آپ ہی بتائیں یہ سطور سیدنا حضرت مرزا صاحب نے کس کتاب یا اشتہار میں لکھی ہیں: آخر آپ لوگ اسے چھپاتے کیوں ہیں۔ اور بتاتے کیوں نہیں۔ جواب لکھواتے ہوئے ..... سطور مندرجہ بشارت احمدؐ صفحہ ۶۲۔ اور حوالہ مطلوبہ اپنے محرر سے پھر سن لینا۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کو خود ہی کہنا پڑے۔

من چہ گویم وطنبورؐ من چہ مے سراید۔ (الکل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah